اس مبارک رسالہ میں قرآن و حدیث و اجماعِ اُمت کے فیصلوں کی روشنی
میں ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو تمام اوّلین و آخرین کا علم عطا فرمایا ہے

اَنبَاءُ المُصطَفٰی

بِحَالِ سِرٍّ وَّ اَخفٰی

۱۳۱۸ھ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف
امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

مجلس رضا مرکزی

اس مبارک رسالہ میں قرآن وحدیث واجماعِ اُمّت کے فیصلوں کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام اوّلین وآخرین کا علم عطا فرمایا ہے

اَنبَاءُ المُصطَفٰی

بحالِ سِرٍّ وَّخفٰی

۱۳۱۸ھ

تصنیف

امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

اِس مبارک رسالہ میں قرآن و حدیث و اجماعِ اُمّت کے فیصلوں کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام اوّلین و آخرین کا علم عطا فرمایا ہے

اَنْبَاءُ الْمُصْطَفٰی

بِحَالِ سِرٍّ وَّ خَفٰی

۱۳۱۸ھ

تصنیف

مجدد دین و ملت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

سلسلہ اشاعت نمبر 7

نام کتاب ---------- انباء المصطفٰی بحال سر و اخفٰی ۱۳۱۸ھ

مصنف ---------- اعلیٰحضرت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

موضوع ---------- علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

صفحات ---------- 32

تاریخ اشاعت ---------- ذوالحجہ ۱۴۳۵ھ مطابق اکتوبر 2014ء

تعداد ---------- دو ہزار

ناشر ---------- مرکزی مجلس رضا لاہور

شائقین مطالعہ 20 روپے کی ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں

ملنے کا پتہ

B-19 جاوید پارک شاد باغ لاہور

مسلم کتابوی گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ

مسئلہ: از دہلی چاندنی چوک، موتی بازار مرسلہ بعض علمائے اہلسنّت ۲۱ ربیع الاوّل شریف ۱۳۱۸ھ۔

حضرات کرام اہلسنّت کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ **زید**[1] دعوٰی کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا ہے۔ دُنیا میں جو کچھ ہوا اور ہو گا، حتّٰی کہ بدءُ الخلق[2] سے لے کر دوزخ و جنّت میں داخل ہونے تک کا تمام حال اور اپنی اُمّت کا خیر و شر بالتفصیل جانتے ہیں اور جمیع اوّلین و آخرین کو اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں، جس طرح اپنے کفِ دست مبارک کو اور اس دعوے کے ثبوت میں آیات و احادیث و اقوال علماء پیش کرتا ہے۔

بکر، اس عقیدے کو کفر و شرک کہتا ہے اور بکمال درشتی دعوٰی کرتا ہے، کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہیں جانتے، حتّٰی کہ آپ کو اپنے خاتمے کا حال بھی معلوم نہ تھا اور اپنے اس دعوے کے اثبات میں کتاب **تقویۃ الایمان** کی عبارتیں پیش کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ، رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپ کو علمِ ذاتی تھا خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرمایا تھا، دونوں طرح شرک ہے۔

---

[1] زید سے مراد جناب مولانا ہدایت رسول صاحب لکھنوی مرحوم ہیں

[2] مخلوق کی ابتداء۔

اب علمائے ربّانی کی جناب میں التماس ہے کہ ان دونوں میں سے کون برسرِ حق موافقِ عقیدہ سلفِ صالح ہے اور کون بدمذہب جہنمی ہے نیز عمرو کا دعویٰ ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ! حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ اس کا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ ۴۷ پر یوں لکھتا ہے، کہ "شیطان کو یہ وسعتِ علم نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے۔"

الجواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ سَرْمَدًا اُصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی مَا عَلَّمْتَہُ الْغَیْبَ وَنَزَّھْتَہٗ مِنْ کُلِّ عَیْبٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَبَدًا رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ ۔

زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود و قبیح ہے۔ بیشک حضرت عزّت عظمتہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی اوّلین وآخرین کا علم عطا فرمایا۔ شرق تا غرب، عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا۔ روزِ اوّل سے روزِ آخر تک سب مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ انہیں بتایا۔ اشیائے مذکورہ سے کوئی ذرّہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ علمِ عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا۔ نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر و کبیر، ہر رطب ویابس جو پتہ گرتا ہے، زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جُدا جُدا تفصیلاً جان لیا۔ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کَثِیْرًا۔ بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز

محمدّ رسول اللہ کا پورا علم نہیں، صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین وکرم، بلکہ علمِ حضور سے ایک چھوٹا حصّہ ہے۔ ہنوز احاطۂ علمِ محمدی میں وہ ہزار در ہزار بے حد و بے کنار سمندر لہرا رہے ہیں جن کی حقیقت کو وہ خود جانیں یا ان کا عطا کرنے والا ان کا مالک ومولیٰ جلّ وعلا الحمد للہ العلی الاعلیٰ۔

کتب حدیث وتصانیف علمائے قدیم وحدیث میں اس کے دلائل کا بسطِ شافی اور بیانِ وافی ہے اور اگر کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد عدل وحکم فصل ہے۔

قال اللہ تعالیٰ :

وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ ؕ

اتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت ورحمت وبشارت ؛

قال اللہ تعالیٰ :

مَا کَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَتَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ ۔

قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور ہر شے کا صاف جدا جدا بیان ہے ؛

وقال اللہ تعالیٰ :

مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ۔

ہم نے کتاب میں کوئی شے اٹھا نہیں رکھی ؛

اَقُوْلُ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقِ۔ جب فرقان مجید ہر شے کا بیان ہے، اور بیان بھی کیسا، روشن، اور روشن بھی کس درجہ کا مفصل، اور اہل سنّت کے مذہب میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں۔ تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطے میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابتِ لوحِ محفوظ بھی ہے، تا بالضرورت یہ بیانات محیط۔ اس کے مکتوبات بھی

بالتفصیل شامل ہوئے۔ اب یہ بھی قرآنِ عظیم سے ہی پوچھ دیکھئے کہ لوحِ محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے:

قال اللّٰہ تعالٰی:

وَكُلُّ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ۔ — ہر چھوٹی بڑی چیز سب لکھی ہوئی ہے۔

وقال اللّٰہ تعالٰی:

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ۔ — ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرمادی ہے۔

وقال اللّٰہ تعالٰی:

وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔ — کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر، اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہے۔

اور اصول میں مبرہن ہوچکا کہ نکرہ حیزِ نفی میں مفید عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہوکر مستعمل ہی نہیں ہوتا اور عام افادۂ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گی۔ بے دلیل شرعی تخصیص وتاویل کی اجازت نہیں، ورنہ شریعت سے ایمان اُٹھ جائے، نہ احادیث آحاد اگرچہ کیسے ہی اعلٰے درجے کی ہوں عموم قرآن کی تخصیص کرسکیں بلکہ اس کے حضور مضمحل ہوجائے گی، بلکہ تخصیص متراخیٔ نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن، اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے نازل نہیں کرتی نہ اس کے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہوسکے تو بحمد اللہ تعالٰی کیسے نصّ صریح قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صاحبِ قرآن صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم کو اللہ تعالٰی عزوجل نے تمام موجودات جملہ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ جمیع مندرجاتِ لوحِ محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب وسما وارض وعرش وفرش میں کوئی ذرّہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ وَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ السَّاطِعَةُ اور جبکہ یہ علم قرآنِ عظیم کے

تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ہونے دیا اور پُر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے، نہ ہر آیت یا سورت کا تو نزولِ جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی نسبت ارشاد ہو لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ یا منافقین کے باب میں فرمایا جائے — لَا تَعْلَمُهُمْ ہرگز ان آیات کے منافی اور احاطۂ علم مصطفوی کا نافی نہیں۔

الحمد للہ طائفہ تائفہ، وہابیہ جس قدر قصص وروایات واخبار وحکایات علم عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹانے کو آیات قطعیہ قرآنیہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں ان سب کا جواب ذہن دوز وفتن سوز انہیں دو فقروں میں ہوگیا ہے۔ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو ان قصص سے تاریخ معلوم ہوگی یا نہیں۔ اگر نہیں تو ان سے استناد جہل مبین کہ جب تاریخ مجہول تو ان کا تمامی نزول قرآن سے پہلے ہونا صاف معقول اور اگر ہاں تو دو حال سے خالی نہیں۔ یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہوگی یا بعد کی بر تقدیر اوّل مقام سے محض بیگانہ اور مستدل نہ صرف جاہل بلکہ دیوانہ بر تقدیر ثانی اگر مدعائے مخالف میں نصّ صریح نہ ہو تو استناد محض خرط القتاد مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہیں سب انہیں اقسام کی ہیں۔ ان آیات کے خلاف پر اصلاً ایک دلیل صحیح صریح قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے، اور اگر بالفرض غلط تسلیم ہی کرلیں تو ایک یہی جواب جامع ونافع ونافی وقامع سب کے لیے شافی وکافی کہ عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار آحاد سے استناد محض ہرزہ بافی ہیں اس مطلب پر تصریحات آئمۂ اصول سے احتجاج کرو اس سے یہی بہتر ہے کہ خود نجدیۂ زمانہ کے انہیں گنگوہی پیشوا کی شہادت دوں۔

ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

نصوص قطعیہ قرآن عظیم کے خلاف پر احادیث آحاد کا سُنا جانا بالائے طاق، یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہیں کہ یہاں خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہیں نہ اصلاً اس پر التفات ہوسکے، اسی براہین قاطعہ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ میں اسی مسئلہ علم غیب کی تقریر مُہمل ومُختل میں اپنے اور اپنے تمام طائفے کے پاؤں میں تیشہ زنی کو یوں

لکھتے ہیں: "عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ قطعی ہیں۔ قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں۔ لہٰذا اس کا اثبات اس وقت قابلِ التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے۔

نیز صفحہ ۸۱ پر لکھا:

"اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے۔ اور نہ ظنّیات صحاح کا"۔

صفحہ ۸۷ پر ہے:

"آحاد صحاح بھی معتبر نہیں، چنانچہ فنِ اصول میں مبرہن ہے"۔

(مولوی رشید احمد گنگوہی از براہین قاطعہ)

اَلحَمدُ لِلّٰہِ

تمام مخالفین کو دعوت عام ہے فَاجْمِعُوْا شُرَکَاءَکُمْ چھوٹے بڑے سب اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالۃ، یا ایک حدیث متواتر یقینی الافادہ چھانٹ لائیں جس سے صاف صریح طور پر ثابت ہو کہ تمام نزولِ قرآنِ عظیم کے بعد بھی اشیائے مذکورہ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ سے فلاں امر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مخفی رہا جس کا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَہْدِیْ کَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ۔ اگر ایسی نص نہ لا سکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ کر سکو گے، تو خوب جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دغا بازوں کے مکر کو۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥

طرّہ یہ کہ یہی گنگوہی بہادر خود اسی صفحہ پر دو ہی سطر بعد اپنے مدّعائے باطل کی سند میں لکھتے ہیں:

"خود فخرِ عالم علیہ السلام فرماتے ہیں وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ۔ الحدیث۔ اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ

مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں"۔

قطع نظر اس کے کہ حدیث اوّل خود آحاد ہے، سلیم الحواس کو سند لانی تھی تو وہ مضمون خود آیت میں تھا اور قطع نظر اس سے کہ اس آیت و حدیث کے کیا معنی ہیں اور قطع نظر اس سے کہ یہ کس وقت کے ارشاد ہیں اور قطع نظر اس سے کہ خود قرآنِ عظیم و احادیثِ صحیحہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اس کا ناسخ موجود کہ جب آیت کریمہ:

لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ۔

تاکہ اللہ بخش دے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ:

صحابہ نے عرض کی:

ھَنِیْٓئًا لَّکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ بَیَّنَ اللّٰہُ لَکَ مَاذَا یُفْعَلُ بِکَ فَمَاذَا یُفْعَلُ بِنَا۔۔۔

یارسول اللہ! آپ کو مبارک ہو خدا کی قسم! اللہ عزوجلّ نے یہ تو صاف بیان فرما دیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا۔ اب رہا یہ کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا:

اس پر یہ آیت اُتری:

لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ (الٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی) فَوْزًا عَظِیْمًا۔۔۔۔

تاکہ داخل کرے اللہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ہمیشہ رہیں گے ان میں اور مٹا دیئے اِن سے اُن کے گناہ۔ اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے:

یہ آیت اور ان کے اَمثال بے نظر اور یہ حدیث جلیل و شہیر الیسوں کو کیوں سجھائی دیتیں۔ ان سب سے قطع نظر دل چھیننے والی ادا تو یہ ہے کہ شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں الیٰ آخرہ کہ مُلّاجی کو ہنوز روایت و حکایت میں تمیز نہیں اس بے اصل حکایت سے اِستناد اور شیخ محقق قدّس سرّہ العزیز کی طرف اسناد کیسی جرأت و وقاحت ہے، شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مدارج شریف

میں یوں فرمایا ہے:

"ایں[1] جا اشکال می آرند کہ در بعض روایات آمدہ است کہ گفت آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ من بندہ ام۔ نمی دانم آں چہ در پس ایں دیوار است۔ جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے نہ دارد۔ و روایت بداں صحیح نشدہ است۔" کیوں مُلّاجی کچھ آنکھیں کُھلیں۔

ایسا ہی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ پر عمل کرو گے تو خوب چین سے رہو گے۔ ؎ اس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈری آنکھ

امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ لَا اَصْلَ لَہٗ۔ یہ حکایت محض بے اصل ہے۔ امام ابن حجر مکیؔ نے افضل القرٰی میں فرمایا۔ لَمْ یُعْرَفْ لَہٗ سَنَدٌ۔ اس کے لیے کوئی سند نہ پہچانی گئی۔

افسوس اسی مُنہ سے مقام مقام اعتقادیات بتانا، احادیث صحاح بھی نامقبول ٹھہرانا، اسی مُنہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علمِ عظیم گھٹانے کو ایسی بے اصل حکایت سے سند لانا اور ملمّع کاری کیلئے شیخ محقق کا نام لکھ جانا جو صراحۃً فرما رہے ہیں کہ اس حکایت کی جڑ نہ بنیاد۔ اب اس کے سوا کیا کہیے کہ افسوس کی داد نہ فریاد۔ اللہ اللہ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مناقب عظیمہ اور باب فضائل سے نکلوا کر اس تنگنائے میں داخل کرائیں تاکہ صحیحین بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی مردود بنائیں اور حضور کی تنقیص شان میں یہ فراخی دکھائیں کہ بے اصل بے سند مقولے سب سما جائیں۔ ؎

حال ایمان کا معلوم ہے بس جانے دو

---

[1] اس موقع پر ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں، مُجھے معلوم نہیں کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی کوئی اصل اور یہ روایت صحیح نہیں۔

بالجملہ بحمد اللہ تعالیٰ زید سُنّی حفظہٗ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ آیات قطعیہ قرآنیہ سے ایسے جلیل و جمیل طور سے ثابت جس میں اصلاً مجال دم زدن نہیں۔ اگر یہاں کوئی دلیل ظنی تخصیص عام پر قائم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآن عظیم کے حضور مضمحل ہو جاتی، نہ کہ صحیح مسلم و صحیح بخاری وغیرہا سنن و صحاح و مسانید و معاجیم کی احادیث صریحہ، صحیحہ، کثیرہ، شہیرہ اس عموم و اطلاق کی اور تاکید و تائید فرما رہی ہیں۔

صحیحین بخاری و مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَیْئًا یَکُوْنُ فِیْ مَقَامِہٖ ذٰلِكَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا حَدَّثَ بِہٖ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑے ہو کر جب سے قیامت جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرما دیا۔ کوئی چیز نہ چھوڑی۔ جسے یاد رہا یاد رہا۔ جو بھول گیا، بھول گیا۔

یہی مضمون احمد نے مُسند، بخاری نے تاریخ، طبرانی نے کبیر میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

قَامَ فِیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ مَنَازِلَھُمْ وَاَھْلُ النَّارِ مَنَازِلَھُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ

ایک بار سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنّتیوں کے جنّت اور دوزخیوں کے دوزخ جانے تک کا حال ہم سے بیان فرما دیا۔ یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا

مَنْ نَسِيَهٗ۔ جو بھول گیا؛

صحیح مسلم شریف میں حضرت عمر بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے:

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ فجر سے غروبِ آفتاب تک خطبہ فرمایا، بیچ میں ظہر و عصر کی نمازوں کے علاوہ کچھ کام نہ کیا: فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُهٗ۔ اس میں سب کچھ ہم سے بیان فرمادیا، جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا۔ ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جسے زیادہ یاد رہا؛

جامع ترمذی شریف وغیرہ کتب کثیر آئمہ حدیث میں باَسانید عدیدہ وطُرُقِ متنوعہ دس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے اور یہ حدیث ترمذی کی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَرَاَيْتُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ	مَیں نے اپنے ربّ عزّ و جل کو دیکھا
كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ	اس نے اپنا دستِ قدرت میری
بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ	پشت پر رکھا کہ میرے سینے میں اس
فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ	کی ٹھنڈک محسوس ہوئی اسی وقت

وَعَرَفْتُ۔ ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا؛

امام ترمذی فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ سَاَلْتُ	یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے
مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ	امام بخاری سے اس کا حال پوچھا،
هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ صَحِيْحٌ۔	فرمایا صحیح ہے؛

اسی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی معراجِ منامی کے بیان میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب میرے علم میں آگیا؛

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں:

"پس دانستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمین ہا بود۔ عبارت است از حصولِ عامہ علوم جزوی و کلّی واحاطہ آں"۔

امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم میں بسندِ صحیح حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو یعلی وابن منیع وطبرانی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

لَقَدْ تَرَكَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ	نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں
وَمَا يُحَرِّكُ طَائِرٌ	کوئی پرندہ پَر مارنے والا ایسا نہیں
جَنَاحَيْهِ فِي السَّمَآءِ	جس کا علم حضور نے ہمارے سامنے
اِلَّا ذَكَرَ لَنَا مِنْهُ عِلْمًا۔	بیان نہ فرمادیا ہو؛

نسیم الریاض، شرحِ شفاء قاضی عیاض وشرحِ زرقانی للمواہب میں ہے:

هٰذَا تَمْثِيْلٌ لِبَيَانِ	یہ ایک مثال دی ہے اس کی کہ نبی
كُلِّ شَيْءٍ تَفْصِيْلًا تَارَةً	صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز بیان فرما
وَاِجْمَالًا اُخْرٰى۔	دی، کبھی تفصیلاً کبھی اجمالاً؛

مواہب امام احمد قسطلانی میں ہے:

وَلَا شَكَّ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى	اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور
قَدْ اَطْلَعَهٗ عَلٰى اَزْيَدَ مِنْ	صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے
ذٰلِكَ وَاَلْقٰى عَلَيْهِ عِلْمَ	زیادہ علم دیا اور تمام اگلے پچھلوں کا

اَلْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔ علم حضور پر القا کیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؛

طبرانی معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ تَجَلِّیًا مِّنَ اللّٰہِ جَلَّاہُ لِنَبِیِّہٖ کَمَا جَلَّاہُ لِلنَّبِیِّیْنَ مِنْ قَبْلِہٖ۔

بیشک میرے سامنے سے عزوجل نے دُنیا اُٹھالی ہے اور میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اِس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ اس روشنی کے سبب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لیے روشن فرمائی جیسے محمد سے پہلے انبیاء کے لیے روشن کی تھی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؛

اس حدیث سے روشن ہے کہ جو کچھ سماوات وارض میں ہے اور جو قیامت تک ہوگا، اس سب کا علم اگلے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی عطا ہوا تھا اور حضرت عزت عز جلالہ اس تمام ماکان و مایکون کو اپنے ان محبوبوں کے پیش نظر فرما دیا۔ مثلاً مشرق سے مغرب تک سماک سے سمک تک، ارض سے فلک تک اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے، سیدنا ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہزارہا برس پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں۔ ایمانی نگاہ میں یہ نہ قدرتِ الٰہی پر دشوار اور نہ عزت و وجاہت انبیاء کے مقابل بسیار۔ مگر وہابی بیچارے جن کے یہاں خدائی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتے گن دیئے وہ آپ ہی ان حدیثوں کو شرکِ اکبر کہنا چاہیں اور جو آئمہ کرام اور علمائے اعلام ان سے سَنَد لائے، انہیں مقبول مسلم رکھتے آئے، جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی مصنف خصائص کبریٰ و امام شہاب احمد محمد خطیب

قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و امام ابو الفضل شہاب ابن حجر مکی ہثیمی شارح ہمزیہ و علامہ شہاب احمد مصری خفاجی صاحب، نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض و علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ، انہیں مشرک کہیں۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

صحیح مسلم و مُسندِ امام احمد و سُننِ ابن ماجہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

عُرِضَتْ عَلَیَّ اُمَّتِیْ بِاَعْمَالِھَا حَسَنِھَا وَقَبِیْحِھَا۔

میری ساری اُمت اپنے سب اعمالِ نیک و بد کے ساتھ میرے حضور پیش کی گئی ؛

طبرانی اور ضیاء مختارہ میں حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

عُرِضَتْ عَلَیَّ اُمَّتِیَ الْبَارِحَۃَ لَدٰی ھٰذِہِ الْحُجْرَۃَ حَتّٰی لَاَنَا اَعْرَفُ بِالرَّجُلِ مِنْھُمْ مِنْ اَحَدِکُمْ بِصَاحِبِہٖ۔

رات میری سب اُمت اس حجرے کے پاس مجھ پر پیش کی گئی یہاں تک کہ بیشک ان کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے ؛

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

امام اجل سیدی بوصیری قدس سرہٗ ام القریٰ میں فرماتے ہیں :

وَسِعَ الْعَالَمِیْنَ عِلْمًا وَّحِکَمًا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام جہان کو محیط ہوا ؛

امام ابن حجر مکی، اس کی شرح افضل القریٰ میں فرماتے ہیں :

لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَطْلَعَہٗ عَلَی الْعَالَمِ فَعَلِمَ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ

یہ اس لیے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلے

وَمَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ۔ پچھلوں اور مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنَ
کا علم حضور پُر نور کو حاصل ہو گیا ؛

امام جلیل قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی استاد امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی شرح مہذب میں پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں :

أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيْهِ الْخَلَائِقُ مِنْ لَدُنْ اٰدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ فَعَرَفَهُمْ كُلَّهُمْ كَمَا عُلِّمَ اٰدَمُ الْأَسْمَاءَ۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک کی تمام مخلوقاتِ الٰہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیش کی گئی حضور نے جمیع مخلوقات گذشتہ اور آئندہ سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے ؛

علامہ عبد الرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں :

اَلنُّفُوْسُ الْقُدْسِيَّةُ إِذَا تَجَرَّدَتْ عَنِ الْعَلَائِقِ الْبَدَنِيَّةِ اِتَّصَلَتْ بِالْمَلَاءِ الْأَعْلٰى وَلَمْ يَبْقَ لَهَا حِجَابٌ فَتَرَى وَتَسْمَعُ الْكُلَّ كَالْمُشَاهِدِ۔

پاکیزہ جانیں جب بدن کے علاقوں سے جُدا ہو کر عالم بالا سے ملتی ہیں ان کے لیے کوئی پردہ نہیں رہتا ہے وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی اور سنتی ہیں جیسے پاس حاضر ہیں ؛

امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں :

قَدْ قَالَ عُلَمَاؤُنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهٖ وَحَيَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُشَاهَدَتِهٖ لِأُمَّتِهٖ وَ

بیشک ہمارے علماء کرام رحمہم اللہ تعالےٰ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حالتِ حیاتِ دُنیوی اور اس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں ہے اس بات میں کہ

مَعْرِفَتِهٖ بِأَحْوَالِهِمْ وَنِيَّاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ وَذٰلِكَ جَلِيٌّ عِنْدَهٗ لَا خَفَاءَ بِهٖ۔

حضور اپنی اُمّت کو دیکھ رہے ہیں ان کے ہر حال ان کی ہر نیّت ان کے ہر ارادے ان کے دلوں کے ہر خطرے کو پہچانتے ہیں اور یہ سب چیزیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایسی روشن ہیں جن میں اصلاً کسی طرح کی پوشیدگی نہیں ؛

ہاں ہاں جل جاؤ اپنے غیظ کی آگ میں جلنے والو!

یہ عقیدے ہیں علمائے ربّانین کے۔ محمد رسول اللہ کی جناب ارفع میں جلّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ شیخ شیوخ علمائے ہند، مولانا شیخ محقق نوّر اللہ تعالیٰ مرقدہٗ الکرم مدارج شریف میں فرماتے ہیں :

"ذکر کن[1] اوراد درود بفرست بروئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ و باش درحال ذکر گو یا حاضر ہست بیش تو درحالتِ حیات ومی بینی تو اورا متادب باجلال وتعظیم وہیبت واحیا وبداں کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند ومی شنود کلام ترا زیرا کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف است بصفات اللہ ویکے از صفاتِ الٰہی آنست کہ أَنَا جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَنِيْ"؛

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں شیخ محقق پر، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا

---

[1] اُن کی یاد کرو اور اُن پر دُرود بھیج۔ اور ذکر کے وقت ایسے ہو جاؤ گویا تم اُن کی زندگی میں اُن کے سامنے حاضر ہو اور اُن کو دیکھ رہے ہو۔ پورے ادب اور تعظیم سے رہو۔ ہیبت بھی ہو اور اُمید بھی، اور جان لو کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں دیکھ رہے ہیں اور تمہارا کلام سُن رہے ہیں کیونکہ وہ صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہیں اور اللہ عزوجل کی ایک صفت یہ ہے کہ، جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ ۱۲ ؛

ذکر کیا۔ گویا فرمایا۔ اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیکھنا ہمیں بیان کیا، بدانکہ بڑھایا۔ تاکہ اسے کوئی گویا کے نیچے داخل نہ سمجھے۔ غرض ایمانی نگاہوں کے سامنے اس حدیث پاک کی تصویر کھینچ دی کہ :

اُعْبُدِ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ.

اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھے تو وہ تو یقیناً تجھے دیکھتا ہے ۔

جلّ جلالہ، صلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبیہٖ وآلہٖ وبارک وسلم ؛

نیز فرماتے ہیں :

"ہر چہ[1] در دنیا است زمانِ آدم تا نفخۂ اولیٰ بر وے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم منکشف ساختند، تا ہمہ احوالِ او را از اوّل تا آخر معلوم گردید یارانِ خود را نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد۔"

نیز فرماتے ہیں :

وَهُوَ[2] بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ٥ و وے (صلی اللہ علیہ وسلم) دانا است بہمہ چیز از شیونات و احکامِ الٰہی و احکام صفاتِ حق و اسماء و افعال و آثار و جمیع علوم ظاہر و باطن و اوّل و آخر احاطہ نمودہ و مصداق، فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ٥ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوتِ اَفْضَلُهَا

---

[1] جو کچھ دنیا میں پہلے صور کے پھونکے جانے تک ان پر (صلی اللہ علیہ وسلم) منکشف کر دیا، تاکہ انہیں اوّل سے آخر تک تمام احوال معلوم ہو جائیں۔ انہوں نے بعض اصحاب کو ان احوال میں سے بعض کی اطلاع دی۔

[2] وہو بکلّ شیءٍ علیم، اور وہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سب چیزوں کو جاننے والے ہیں، احوال، احکامِ الٰہی، احکامِ صفاتِ حق، اسماء افعال اور آثار، تمام علوم ظاہر و باطن، اوّل و آخر کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اور فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ کے مصداق ہیں ؛

وَمِنَ التَّحِيَّاتِ اَتَمُّهَا وَاَكْمَلُهَا.

شاہ ولی اللہ دہلوی، فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں کہ :

فَاضَ عَلَيَّ مِنْ جَنَابِهِ الْمُقَدَّسِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَيْفِيَّةُ الْعَبْدِ مِنْ حَيِّزِهٖ اِلٰى حَيِّزِ الْقُدُسِ فَيَتَجَلّٰى لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ كَمَا اَخْبَرَ عَنْ هٰذَا الْمَشْهَدِ فِيْ قِصَّةِ الْمِعْرَاجِ الْمَنَامِيِّ.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے مجھ پر اس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقامِ مقدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ اس پر ہر چیز روشن ہو جاتی ہے جس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراج خواب کے قصے میں خبر دی ؛

قرآن و حدیث و اقوالِ آئمہ قدیم حدیث سے اس مطلب پر دلائل بے شمار ہیں اور خدا انصاف دے تو یہی اقل قلیل کہ مذکور ہوئے بسیار ہیں۔ غرض شمس و امس کی طرح کی روشن ہوا کہ عقیدۂ مذکورۂ زید کو معاذ اللہ کفر و شرک کہنا خود قرآن عظیم پر تہمت رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رد کرنا اور بہ کثرت آئمہ دین و اکابر علمائے عاملین، و اعاظم اولیائے کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز صاحب کو بھی عیاذاً باللہ کافر و مشرک بنانا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ و روایات معتمدہ فقہیہ خود کافر و مشرک بننا ہے اس کے متعلق احادیث و روایات و اقوالِ آئمہ و ترجیحات و تصریحات فقیر کے رسالہ النھی الاکید عن الصلوٰۃ ورآء اعداء التقلید و رسالہ الکوکبۃ الشھابیۃ علی کفریات ابی الوھابیۃ وغیرہما میں ملاحظہ کیجئے۔

افسوس کہ ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علمِ الٰہی ذاتی ہے اور علمِ خلق عطائی۔ وہ واجب یہ ممکن، وہ قدیم یہ حادث، وہ نامخلوق یہ مخلوق، وہ نامقدور یہ مقدور، وہ ضروری البقا یہ جائز الفنا، وہ ممتنع التغیر یہ ممکن التبدل،

ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمالِ شرک نہ ہوگا، مگر کسی مجنوں کو بصیرت کے اندھے اس علم ماکان و مایکون بمعنیٔ مذکورہ ثابت جاننے کو معاذ اللہ! علمِ الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ العظمۃ للہ علمِ الٰہی تو علمِ الٰہی جس میں غیر متناہی علوم تفصیلی فراوانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی یا وہ جسے گویا مصطلح حساب کے طور پر غیر متناہی کا مکعب کہیے بالفعل و بالدوام ازلاً ابداً موجود ہیں۔ یہ شرق تا غرب و سماوات و ارض و عرش تا فرش وَمَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اِلٰى اٰخِرِ الْاَيَّامِ سب کے ذرّے ذرّے کا حال تفصیل سے جاننا و بالجملہ جملہ مکتوباتِ لوح و مکنوناتِ قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ یہ تو ان کے طفیل سے ان کے بھائیوں حضرات مرسلین کرام علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ واکمل السلام بلکہ ان کی عطا سے ان کے غلاموں بعض اعاظم اولیائے عظام قُدِّسَت اسرارہم کو ملا، اور ملتا ہے۔ ہنوز علومِ محمدیہ میں وہ بحار ذخّار ناپیدا کنار ہیں جن پر ان کی فضیلت کلیّہ اور افضلیّت مطلقہ کی بناء ہے۔ اللہ عزّوجل کی بے شمار رحمتیں امام اجل محمد بوصیری شرف الحق والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں:

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یعنی یارسول اللہ! دنیا و آخرت دونوں حضور کے خوانِ جود و کرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح و قلم کا تمام علم جن میں مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ مندرج ہے، حضور کے علوم سے ایک حصہ۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَصَحْبِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

ف: تمام ماکان و مایکون کا علم علوم حضور سے ایک علم ہے۔ یہ تو ان کی عطا سے ان کے غلاموں اکابر اولیاء کو بھی ملتا ہے، ۱۲۔

مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری زُبدہ شرح بردہ میں فرماتے ہیں:

تَوْضِيْحُهٗ اِنَّ الْمُرَادَ بِعِلْمِ اللَّوْحِ مَا اُثْبِتَ فِيْهِ مِنَ النُّقُوْشِ الْقُدْسِيَّةِ وَالصُّوَرِ الْغَيْبِيَّةِ وَبِعِلْمِ الْقَلَمِ مَا اَثْبَتَ فِيْهِ كَمَا شَاءَ وَالْاِضَافَةُ لِاَدْنٰى مُلَابَسَةٍ وَكَوْنَ عِلْمِهِمَا مِنْ عُلُوْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عُلُوْمَهٗ تَتَنَوَّعُ اِلَى الْكُلِّيَّاتِ وَالْجُزْئِيَّاتِ وَحَقَائِقَ وَمَعَارِفَ وَعَوَارِفَ تَتَعَلَّقُ بِالذَّاتِ وَالصِّفَاتِ وَعِلْمُهُمَا اِنَّمَا يَكُوْنُ سَطْرًا مِّنْ سُطُوْرِ عِلْمِهٖ وَنَهْرًا مِّنْ بُحُوْرِ عِلْمِهٖ ثُمَّ مَعَ هٰذَا هُوَ مِنْ بَرَكَتِهٖ وَوُجُوْدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یعنی، توضیح اس کی یہ ہے کہ علوم سے مراد نقوشِ قدس و صورِ غیب ہیں جو اس میں منقوش ہوئے اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ عزّوجل نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھے، ان دونوں کی طرف علم کی اضافت ادنیٰ علاقے یعنی محلیّت نقش و اثبات کے باعث ہے اور ان دونوں میں جس قدر علوم ثبت ہیں ان کا علم علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک پارہ ہونا۔ اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں، علوم کلیہ، علوم جزئیہ، علوم حقائق اشیاء و علوم اسرار خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کہ ذات و صفات حضرت عزّت جلّ جلالہٗ سے متعلق ہیں اور لوح و قلم کے جملہ علوم، علوم محمدیہ کی سطروں سے ایک سطر، اور ان کے دریاؤں سے ایک نہر ہیں پھر بایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہیں، کہ اگر حضور نہ ہوتے تو نہ لوح و قلم ہوتے نہ ان کے علوم، صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ بارک وسلم ؎

منکرینِ مریض القلب عریضِ الصلب اسی پر اپنا پیٹ پھاڑے مرجاتے تھے کہ ہائے ہائے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے روزِ اوّل سے قیامت تک کے تمام ماکان و مایکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے اب انصیبوں کو سر پر ہاتھ دَر رُوئیں کہ بحمد اللہ تعالیٰ وہ جمیع علم ماکان و مایکون علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ بے پایاں موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝
فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا
وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

نُصُوصِ حَصَر

یعنی جن آیات و احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ علم غیب خاصۂ خدا تعالےٰ ہے۔ مولیٰ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا، قطعاً حق اور بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان کے ایمان ہیں مگر منکر متکبر کا اپنے دعویٰ باطلہ پر ان سے استدلال اور اس کی بنا پر حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم ماکان و مایکون بمعنی مذکور ماننے والے پر حکمِ کفر و ضلال، نص جنون و خام خیال بلکہ خود مستلزمِ کفر و ضلال ہے۔

علم بہ اعتبار منشا دو قسم کا ہے، ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو، اور عطائی کہ اللہ عزّوجل کا عطیہ ہو، اور بہ اعتبار متعلق بھی دو قسم ہے۔ علم مطلق یعنی محیطِ حقیقی، تفصیلی فعلی فراوانی کہ جمیع معلومات الٰہیہ عزّ و علاء کو جن میں غیر متناہی معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ وہ بھی غیر متناہی بار داخل، اور خود کُنہِ حق ذاتِ الٰہی و احاطۂ تامِ صفاتِ الٰہیہ نا متناہی سب کو شامل فرداً فرداً تفصیلاً مستغر ہو اور مطلق علم یعنی جاننا، اگر محیط باحاطۂ حقیقیہ نہ ہو۔ ان تقسیمات میں علم ذاتی و علمِ مطلق یعنی مذکور بلاشبہ اللہ عزّوجل کے لیے خاص ہیں اور ہر گز کسی غیر خدا کے لیے ان کے حصول کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

ہم ابھی بیان کر آئے ہیں کہ علم ماکان و مایکون بمعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی

تفصیلی بر وجہ اتم و اکمل ہو، علومِ محمدیہ کی وسعتِ عظیمہ کو نہیں پہنچتا پھر علومِ محمدیہ تو علومِ الٰہیہ ہیں، جلّ و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور مطلق علم ہر گز حضرت حق عزّ و علا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے مولیٰ عزّوجل کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو، نصوصِ حصر میں یقیناً قطعاً وہی قسم اول مراد ہو سکتی ہے نہ کہ قسم اخیر اور بداہتہً ظاہر کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ماکان و مایکون بمعنی مزبور بلکہ اس سے ہزار در ہزار ازید و افزوں علم بھی کہ بہ عطائے الٰہی مانا جائے، اسی قسم اخیر سے ہوگا، تو نصوصِ حصر کو مدعائے مخالف سے اصلاً مَس نہیں بلکہ وہ اس کی صریح جہالت پر نص ہیں **وللہ الحمد**۔ یہ معنی بآنکہ خود بدیہی و واضح ہیں۔ آئمہ دین نے اس کی تصریح بھی فرمائی۔

امامِ اجل ابو ذکریا نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، اپنے فتاویٰ پھر امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

لَا یَعْلَمُ ذَالِكَ اِسْتِقْلَالًا وَعِلْمَ اِحَاطَةٍ بِكُلِّ الْمَعْلُوْمَاتِ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰی اَمَّا الْمُعْجِزَاتُ وَالْكَرَامَاتُ فَبِاَعْلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَهُمْ عُلِمَتْ وَكَذَا مَا عُلِمَ بِاِجْرَاءِ الْعَادَةِ۔

یعنی، آیت میں غیر خدا سے نفی علمِ غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ رہے انبیاء کے معجزے اور اولیاء کی کرامتیں یہاں تو اللہ عزّوجل کے بتانے سے انہیں علم ہوا ہے۔ یوں ہی وہ باتیں کہ عادت کی مطابقت سے جن کا علم ہوتا ہے۔:

مخالفین کا استدلال محض باطل و خیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر ہو گیا۔۔ مگر فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضلال کے خود اقراری کفر و ضلال کا تمغہ ہے، نیز انہیں میں روشن کیا کہ خلق کے لیے ادعائے

علمِ غیب پر فقہا کا حکم کفر بھی درجہ اولائے حق حقیقت میں اسی صورت علم ذاتی اور درجہ اخرائے طرزِ فقہا میں علم مطلق بمعنی مرقوم کے ساتھ مخصوص ہے، جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے۔

بکر پر مکر کا وہ زعمِ مردود جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (کچھ نہیں[1] جانتے) کا لفظ ناپاک ہے، وہ بھی کلمۂ کفر و ضلال بیباک ہے۔ بکر نے جس عقیدے کو کفر و شرک کہا اور اس کے ردّ میں یہ کلام بد فرجام بکا، خود اسی میں تصریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حق جلّ شانہٗ نے یہ علم عطا فرمایا ہے، لاجرم بکر کی یہ نفی مطلق شاملِ علم عطائی بھی ہے اور خود بعض شیاطین الانس، کے قول سے استناد بھی اس تعمیم پر دلیل جلی ہے کہ اس قول میں خواہ یوں اور خواہ یوں، دونوں صورت پر حکمِ شرک دیا ہے۔ اب اس لفظ قبیح کے کلمۂ کفر صریح ہونے میں کیا تامل ہو سکتا ہے۔ قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب، رسالت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار بلکہ نبوّتِ تمام انبیاء کا انکار، سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ ربّ العزت جلالہٗ کی توہینِ شان۔ ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں۔ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

یوں ہی اسکا قول بدتر از بول کر اپنے خاتمے کا بھی حال معلوم نہ تھا صریح کلمۂ کفر و خسار اور بے شمار آیاتِ قرآنیہ و احادیثِ متواترہ کا انکار ہے۔ آیہ کریمہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مع حدیث صحیحین بخاری و مسلم کہ بحمد اللہ ان مردودوں کی خاص صف اشکنی کیلئے اُتری اور مروی مدوّن ہوئی اوپر گزری۔ بعض اور سُنیے، قال اللہ تعالیٰ:

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى۔

اے نبی! بیشک آخرت تمہارے لیے دُنیا سے بہتر ہے ؛

[1] اپنے خاتمے کا حال حُضور کو معلوم نہ ماننا صریح کُفر ہے ؛

وقال اللہ تعالیٰ:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔

بیشک نزدیک ہے کہ تمہارا ربّ تمہیں اتنا عطا فرمائیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے ؛

وقال اللہ تعالیٰ:

يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ۔

جس دن اللہ رُسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے صحابہ کو ان کا نور ان کے آگے اور داہنے جولان[1] کرے گا ؛

وقال اللہ تعالیٰ:

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

قریب ہے کہ تمہارا ربّ تمہیں تعریف کے مکان میں بھیجے گا جہاں اوّلین و آخرین سب تمہاری حمد کریں گے ؛

وقال اللہ تعالیٰ:

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَيَجْعَلُ لَكَ قُصُوْرًا عَلٰى قِرَاءَةِ الرَّفْعِ قِرَاءَةِ ابْنِ كَثِيْرٍ وَابْنِ عَامِرٍ وَرِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ۔

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنی مشیّت سے تمہارے لیے اس خزانہ و باغ سے (جس کی طلب یہ کافر کر رہے ہیں) بہتر چیزیں کر دیں جنّتیں جن کے نیچے نہریں رواں اور وہ تمہیں بہشت بریں کے اُونچے اُونچے محل بخشے گا ؛

اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيَاتِ۔

[1] دوڑے گا ۱۲ ؛

اور احادیث کریمہ میں تو جس تفصیل جلیل سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و خصائص وقت وفاتِ مبارک و برزخ مطہر و حشر منور و شفاعت و کوثر و خلافتِ عظمیٰ و سیادتِ کبریٰ و دخولِ جناں و رویتِ رحمٰن وغیرہا وارد ہیں، انہیں جمع کیجئے تو ایک دفترِ طویل ہوتا ہے۔ یہاں صرف ایک حدیث تبرکاً سُن لیجئے۔

جامع ترمذی شریف میں انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اُنْصِتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَّنْثُوْرٌ۔

جب لوگوں کا حشر ہوگا تو سب سے پہلے میں مزارِ اطہر سے باہر تشریف لاؤں گا اور جب وہ سب دم بخود رہیں گے تو اُن کا خطبہ خواں میں ہونگا اور جب وہ روکے جائیں گے تو اُن کا شفاعت خواہ میں ہوں گا اور جب وہ نا اُمید ہو جائیں گے تو اُن کا بشارت دینے والا میں ہوں گا عزت دینا، اور تمام کنجیاں اُس دن میرے ہاتھ ہوں گی۔ لواء الحمد اُس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ بارگاہِ عزت میں میری عزت تمام اولادِ آدم سے زائد ہے۔ ہزار خدمتگار میرے ارد گرد طواف کریں گے گویا وہ گرد و غبار سے پاکیزہ انڈے ہیں محفوظ رکھے ہوئے یا جگمگاتے موتی ہیں بکھرے ہوئے:

بالجملہ بکر پر مکر کے گم راہ و بد دین ہونے میں اصلاً شبہ نہیں۔ اور اگر کچھ نہ ہوتا تو صرف اتنا ہی کہ تقویۃ الایمان پر جو حقیقتاً تفویۃ الایمان ہے، اس

کا ایمان ہے، یہی ان کا ایمان سلامت نہ رکھنے کو بس تھا، جیسا کہ فقیر کے رسالہ الكوكبة الشهابية وغیرہا کے مطالعہ سے ظاہر ہے:

اِذَا[1] كَانَ الْغُرَابُ دَلِيْلَ قَوْمٍ
سَيَهْدِيْهِمْ طَرِيْقَ الْهَالِكِيْنَا

والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

رہا وہ ذریتِ شیطان کے اپنے اس بزرگِ لعین کے علمِ ملعون کو علمِ اقدس حضور پُر نور عالم ماکان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد کہے، اس کا جواب اس کفرستانِ ہند میں کیا ہو سکتا ہے انشاء اللہ القہار روزِ جزا وہ ناپاک ناہنجار اپنے کیفرِ کفری گفتار کو پہنچے گا وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝ یہاں اسی قدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ صراحتاً مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو عیب لگانا ہے۔ اور حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو عیب لگانا کلمۂ کفر نہ ہوا تو اور کیا کلمۂ کفر ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دُکھ کی مار ہے۔ جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو۔ اللہ نے ان پر لعنت فرمائی ہے دنیا اور آخرت میں ان کیلئے تیار کر رکھی ہے ذلت والی مار:

شفائے امام اجل قاضی عیاض اور شرح علامہ شہاب خفاجی مسمّٰی بہ نسیم الریاض میں ہے:

جَمِيْعُ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ

یعنی جو شخص نبی صلی اللہ تعالےٰ

---

[1] جب کوا کسی قوم کا رہبر ہو تو وہ اس کو ہلاکت کی راہ پر ڈال دے گا ۱۲:

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْشَتَمَهٗ اَیْ عَابَهٗ هُوَ اَعَمُّ مِنَ السَّبِّ فَاِنَّ مَنْ قَالَ فُلَانٌ اَعْلَمُ مِنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَابَهٗ وَنَقَصَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَسُبَّهٗ (فَهُوَ سَابٌّ وَالْحُکْمُ فِیْهِ حُکْمُ السَّابِّ) مِنْ غَیْرِ فَرْقٍ بَیْنَهُمَا (لَا نَسْتَثْنِیْ مِنْهُ) (فَصْلًا) اَیْ صُوْرَةً (وَلَا نَمْتَرِیْ) فِیْهِ تَصْرِیْحًا کَانَ اَوْ تَلْوِیْحًا وَهٰذَا کُلُّهٗ اِجْمَاعٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ وَاَئِمَّةِ الْفَتْوٰی مِنْ لَّدُنِ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اِلٰی هَلُمَّ جَرًّا، اهـ مُخْتَصَرًا۔

علیہ وسلم کو گالی دے یا حضور کو عیب لگائے اور یہ گالی دینے سے عام تر ہے کہ جس نے کسی کی نسبت کہا کہ فلاں کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے، اس نے ضرور حضور کو عیب لگایا حضور کی توہین کی۔ اگرچہ گالی نہ دی۔ یہ سب گالی دینے والے کے حکم میں ہے۔ ان کے اور گالی دینے والے کے حکم میں کوئی فرق نہیں۔ نہ ہم اس سے کسی صورت کا استثنا کریں، نہ اس میں شک و تردّد کو راہ دیں۔ صاف صاف کہا ہو یا کنایہ سے۔ ان سب احکام پر تمام علماء اور آئمہ فتویٰ کا اجماع ہے کہ زمانۂ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے آج تک برابر چلا آیا ہے:

نَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَنَعُوْذُ بِهٖ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس سوال کے ورود پر ایک مبسوط کتاب بحر عباب منقسم بہ چار باب مسمّٰی بہ نام تاریخی مالیٔ الجیب ۱۳۱۸ھ

بعلوم الغیب کی طرح ڈالی۔

بابِ ۱ اوّل: نصوص یعنی فوائد جلیلہ و نفائس جزیلہ کہ ترصیف دلائل اہلسنّت کے مقدمات ہوں۔ اور تزییف اوہام نجدیت کے ممہدات۔

بابِ ۲ دوم: نصوص یعنی اپنے مدّعا پر دلائل جلائل قرآن و حدیث و اقوال آئمہ قدیم و حدیث۔

بابِ ۳ سوم: عموم و خصوص کہ احاطۂ علوم محمدیہ میں تحریر محل نزع کرے اور مقام و مرام مزخرفات نجدیہ کی محض بیگانگی کا ثبوت دے۔

بابِ ۴ چہارم: قطع اللصوص، یعنی اس مسئلے میں تمام مہملات نجدیۂ و نو و کُہن کی سر فگنی و تکبّر شکنی، مگر فصوص و نصوص کے ہجوم و وفور نے ظاہر کر دیا کہ اطالت تاحدّ ملالت متوقع، لہذا باذن اللہ تعالیٰ نفع عامہ کے لیے اس بحرِ ذخّار سے ایک گوہرِ شہوار لامع الانوار گویا خزائن الاسرار سے دُرِ مختار مسمی بہ نام تاریخی "اللُّؤْلُؤُ الْمَکْنُوْنُ فِیْ عِلْمِ الْبَشِیْرِ ۱۳۱۸ھ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ"، چن لیا، جس نے جمع و تلفیق کے عوض نفع و تحقیق کی طرف بحمد اللہ زیادہ رُخ کیا۔ اس کے ایک ایک نُور نے نور السمٰوات والارض جلّ جلالہٗ کے عون سے وہ تابشیں دکھائیں کہ ظلماتِ نجدیت باطلہ و وہابیت عاطلہ دو دو سال کا فور ہوتی نظر آئیں یہ چند حرفی فتویٰ کہ اس کے لمعات سے ایک مختصر شعشہ اور بلحاظ تاریخ بنام انباءِ المصطفےٰ بحال سرّ و اخفیٰ مسمّٰی ہے۔ اس کے تمام اشارات خفیہ کا بیان مفصل اسی پر محول ذی علم ماہر تو ان ہی چند حروف سے ان شاء اللہ تعالیٰ سب خرافات و جزافاتِ مخالفین کو کیفر حیثانی کر سکتا ہے مگر جو صاحب تفصیل کے ساتھ دست نگر ہوں بعونہٖ تعالیٰ رسائل مذکورہ کے لالی متلالی سے بہرہ ور ہوں۔ حضرات مخالفین سے بھی گذارش ہے کہ اگر توفیقِ الٰہی مساعدت کرے، یہی حرفِ مختصر ہدایت کرے تو ازیں چہ بہتر، ورنہ اگر بوجہ کوتاہیٔ فہم و غلبۂ وہم و قلّت تدرّب و شدّت تعصب اپنی تمام جہالاتِ فاحشہ کی پردہ دری ان مختصر سطور میں نہ دیکھ سکیں، تو اسی مہرِ جہاں تاب کا انتظار کریں، جو یہ عنایتِ الٰہی

واعانت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی تمام ظلمتوں کی صبح کر دے گا۔ ان کا ہر کاسۂ سوال آب زلال ردّ و ابطال سے بھر دے گا۔

اَلَآ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ؕ

کیا فائدہ کہ اس وقت آپ کی خواب غفلت کچھ ہذیانات[1] کا رنگ دکھائے اور جب صبح ہدایت افق سعادت سے طالع ہو تو کھل جائے کہ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

معہٰذا طائفہ ارانب و ثعالب کو یہی مناسب کہ جب شیر ژیاں[2] کو چہل قدمی کرتا دیکھ لیں، سامنے سے ٹل جائیں۔ اپنے اپنے سوراخوں میں جان چھپائیں نہ یہ کہ اس وقت اس کے خرام نرم پر غرّہ ہو کر غرّائیں۔ اس کی آتش غضب کو بھڑکائیں اپنی موت اپنے منہ بلائیں۔ ؎

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوستر خواہند
شغالان ہزیمت مند خشم شیر بیچارا

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ وَالتَّحِيَّاتُ النَّامِيَاتُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الْمُغْيَبَاتِ مُظْهِرِ الْخَفِيَّاتِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْاَكَارِمِ السَّادَاتِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ جَلَّ مَجْدُهٗ وَاَتَمُّ وَاَحْكَمُ۔

كتبه
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمّد ن المصطفیٰ النبیّ الامّی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

---

[1] بیہودہ گوئی ۱۲
[2]

تمہیدِ ایمان
بآیاتِ قرآن

تصنیف

مجدد دین و ملت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

ازاحة العيب بسيف الغيب
خالص الاعتقاد
ڈنگ کا معنی
اور
مسئلہ درود
تمہید ایمان بآیات قرآن
حضرت ضیاء الدین مدنی
علمائے شام
کی نظر میں
مودودی
اور
نظریہ بغاوت
19-B جاوید پارک شادباغ لاہور